

مولوی محمد احمد سندیلی ولد حکیم شکر اللہ ولد شیخ دانیال ولد پیر محمد صدیقی از اہل شد
 تلامذہ ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید سہالوی عالم عامل و طبیب حاذق بود۔
 قصبہ سندیلہ منمنافات لکنو مدرسہ کلان بنانا و محبت مصارف مدرسہ چند و بہار از
 پیشگاہ بادشاہ وقت معاف یافتہ عمر گرامی خود مدرس افادہ طلبہ علوم نے گذارنیا از پیشگاہ
 شاہ دہلی مخاطب بفضل اللہ خان بود نواب ابوالمنصور خان صوبہ دار ادوہ پوسے دستار
 ہل برادرانہ داشت بسیاری علماء و فضلاء نامدار از سایہ دامن تربیتش سر بر آورده اند
 کہ نام نامی شان درج ذیل است قاضی احمد علی سندیلی داماد صاحب ترجمہ۔
 مولوی احمد حسین لکنوی۔ ملا باب اللہ جو پوری۔ مولوی محمد اعظم قاضی زادہ
 سندیلہ۔ مولوی عبداللہ ابن مولوی زین العابدین محمد دم زادہ سندیلہ و از مولوی
 محمد اللہ مرقوم الترجمہ تصانیف ذیل مشہور و متداول اند شرح تصدیقات
 سلم العلوم معروف بحمد اللہ و حاشیہ شمس بازغ و حاشیہ صدرا و شرح زبدۃ الاصول
 عالی و قات او بہقام دہلی در سال یازدہ صد و شصت ہجری بوقوع آمدہ جانب غرب
 و جنوب از مزار حضرت قطب الدین اوشی قدس سرہ مدفون گشت غفر اللہ لہ
قاضی حمید الدین ناگوری در عہد شمس الدین التمش بادشاہ بود نام شریفش محمد ابن
 عطاست از مشایخ متقدمین ہندوستان جامع بود میان علم ظاہر و باطن مرید و خلیفہ
 شیخ شہاب الدین سہروردی اما بر مشرب او وجد و سماع غالب آمد کہ در ان موقع دست و غل
 بود اورا تصانیف بسیار است ہزبان عشق و دولہ سخن سے کند انان جملہ طوابع شہوس
 در اسماء حسنی و سے بسال ششصد و پنچ ہجری بچار رحمت حق پیوست
شیخ حمید الدین الصوفی السعیدی الناکوری اسوالی کیتیش ابوالحمد و لقب و سے
 سلطان التارکین است از اعظم خلفائے خواجہ بزرگ معین الدین سنہری اجمیری و اکابر
 علمائے صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین انما اولاد سعیدین زید مجملہ عشرہ عشرہ
 رضی اللہ عنہم بود عمر سے دراز یافتہ و اول مولود است کہ بعد نفع و پہلے بچنانہ
 مسلمانان پیدا شدہ از زمان حضرت خواجہ معین الدین تا او اکل وقت

شیخ نظام الدین اولیا بانی بودا اور تصانیف بسیار اندازان جملہ نسخہ اصول الطریقہ مشہور تر
 است و فائز بست و ششم ربیع الثانی سال ششصد و ہفتاد و سہ ہجری وقوع یافتہ مرقدش
 در ناگور است یزاد تیرک یہ سوائے موضعی است از مواضع ناگور کہ شہر بست بس

زمین ماڈواڑ

مولانا حمید قلندر دہلوی قاضی شاعری بود مرید شیخ نظام الدین اولیا است و در
 صحبت بعضی خلفائے شیخ انچہ مقتضی قابلیت و استعداد ہاشما استفادہ کردہ اول در خدمت
 مولانا برہان الدین غریب بود و جملہ ملفوظات او جمع آدرودہ بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین
 محمود افتادہ و از ملفوظات او نیز جمع نمود آن را خیر المجالس نام کرد ابتدا سے تالیف آن در سن
 ہفت صد و پنجاہ و بیس ہجری بود و انجام آن در سال ہفت صد و پنجاہ و شش
 ہجری صورت بست

شیخ حمید سنہلی علامہ زمان یکتا کے دوران بہ تفسیر دانی قرآن مجید معروف و دقیقہ
 رسی قرآن حمید موصوف بود ہمایون بادشاہ بوسے عقیدہ راسخ و اشت سے گویند کہ
 و سے مد زمان تسخیر ہندوستان بہ لوہٹ ثانی جہت استقبال ہمایون شاہ
 بکابل رفت و از بسکہ بادشاہ را با دعا و عقاد بود روز سے بر آشفنت و گفت کہ بادشاہ ہم تمام
 لشکر شمارا راضی دیدم بادشاہ پر سید شیخ چرا چین سے گوید گفت دہر جانام لشکریان
 شما پار علی و کفش علی و جیہد علی یافتم و ایچ کس را ندیدم کہ بتام یاران ویکہ بودہ
 باشد بادشاہ ہم بر آمد و قلم کہ بر ستش بود بر زمین زدہ گفت نام پدر کلام خود عمر
 شیخ است دیگر نے نام و برخاستہ بجرم سر شد و باز آمدہ بلامت و رفیق شیخ را بر حسن
 عقیدہ خویش اطلاع داد نتیجہ این حکایت عصبوت شیخ حمید بر تسنن و خوش عقیدگی و
 حسن خلقی ہمایون بادشاہ است رحمہما اللہ تعالیٰ

قاضی حمید الدین دہلوی عمدة العلماء قدوة الفضلاء عمر خود ما بدرس صرفت کردہ شرح
 ہدایۃ الفقہ از تصنیفات مشہورہ اوست بسال ہفت صد و شصت و پنجاہ ہجری
 بار البقا رحلت فرمود

حمید الدین نارٹولی عالم متصوف بود تیسیر البرکات شرح ولایل الخیرات از تالیف
ادست کہ دران اختلافات نسخ متن بیان کرده

ملا حیدر کشمیری ابن خواجہ فیروز بھرہفت سالگی قرآن مجید حفظ نموده از علماء وقت
ہجرت باقطب الدین وجوہر ناتھہ اولاً استفادہ کرد از ان بعد از کشمیر بہ دہلی رسید و
بخدمت شیخ المحدثین دہلوی نقہ و حدیث و تفسیر تکمیل نمود و بہ کشمیر واپس آمد حاکم
آنجا ہر چند برائے قضاے آن بلدہ گفتہ وے ازان منصب ابا کرد و فائز در سال ہزار
و پنجاہ و ہفت ہجری بظہور پیوستہ

قاضی حیدر کشمیری المحاطب بقاضی خان از علماء کبار و فقہائے نامہار کشمیر شاگرد
ملا عبدالرشید زرگر بود بوجہ عسرت معاش از وطن مالوت بہ لشکر محی الدین محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ پیوست و بموسط سیادت خان صدر الصدور بخدمت بادشاہ
رسیدہ اولاً بتعلیم شاہزادگان مامور شد باز بقضاے دہلی سر بلندی یافتہ
بدیانت و عدالت وے بادشاہ بغایت رضامت شدہ وے را بخطاب
قاسم خان ممتاز فرمودہ در سال یازدہ صد و بست و یک ہجری بعارضہ اسماعیل بلک
و کن وفات یافتہ نعش وے بہ کشمیر آوردہ بیرون شہر در باغ ہجرت پورہ زید زمین سپردند

مولوی حیدر علی سندیلی ابن مولوی محمد اللہ سندیلی تلمیذ والد ماجد خود و قاضی احمد علی
سندیلی بود و تکمیل از طلباب اب اللہ جوہر سے شاگرد پد خود کردہ عالم متبحر و طبیب حاذق
و شاعر بود از تلامذہ مشاہیرش قاسم رضا علی خان گویا موسے و مولوسے
دلدار علی لکھنوی جتہد شیعہ و مولوسے سید محمد پسر مولوسے و لہار علی مرقوم و مولوی
نور اللہ فرنگی محلی و حافظہ عن سلام میر سندیلی و مولوسے احمد بخش سندیلی و مولوسے
بخت علی و قاضی جلال الدین آسیونی و مولوسے محمد علی بدایونی و حاجی امین الدین کاکوری
و مولوسے ۱۶۰۰ الدین سندیلی و مولوسے حسین احمد طبع آبادی و مرزا حسن علی
محدث کبیر ساکن لکھنؤ محلہ محمود نگر و مولوسے رجب علی چریا کوٹی اند حاشیہ میرزا ہدر سالہ و
تعلیقات میرزا ہد ملا جلال و تعلیقات شرح سلم مولوسے محمد اللہ و تکمیل ناقام شرح سلم

مولوی محمد اللہ از تصانیف مشہورہ او ہستند بتاریخ ششم رجب سال دوازدہ صد و بست و بیج ہجری وفات یافتہ در صحن مدرسہ پور ٹوہ بسندیلہ مدفون شد علیہ

الرحمۃ والغفران

مولوی حمید علی رامپوری اولاً از مولوی عبدالرحمن قستانی و کھنی و ثانیاً از مولوی محمد جیلانی رامپوری الکتاب علوم کردہ تکمیل تحصیل نمود و بدختر مولوی محمد جیلانی مذکور کتھا گشت در علم طب ید طولی داشت با و اخر عمد نواب احمد علی خان بہ ٹونک رفتہ در انجا عنے و شانے یافتے گویند سند علم حدیث از مولانا عبدالعزیز دہلوی یافتہ در ٹونک درس و طبابت سے کردہ ہما نجا وفات یافت تاریخ وفاتش معلوم نیست از موکفات وی صیانتہ الناس عن وسوستہ الخناس بزبان اردو در سالہ رفع الیدین بفارسے

مشہور اند

مولوی حافظ حمید علی فیض آبادی در علم مناظرہ و کلام فایق الاقران بو خصوصاً در فن مناظرہ ہاشیوے نے زماننا نظیر سے نہاشت مطالعہ کتب خصم زیادہ تر بد نظرش بود عمر شریفش از ہفتاد و بیج متجاوز شدہ تریب بیج سال سے گذرکہ در حیدرآباد کن ہلازمت فرمان روا سے آن دیار دوسرہ روپیہ شاہرہ سے یافت ہما نجا رحلت فرمودہ مدفون گشت اکنون پسرانش در انجا ملازم و موجود اند علاوہ کتب مذکورہ ذیل دیگر مصنفاتش تمام و نا تمام در مناظرہ شیوے ہستند تصانیفہ المشہورہ نتلی کلام۔ رسالہ در نکاح ام کلثوم۔ نصارۃ العینین عن شہادۃ الحسنین۔ کاشف البشام عن تدلیس المعتمد لقمقام ازالۃ الغین عن بصارۃ العین و در سہ جلد۔ الداہیۃ الحاطمہ علی عین اخرج من اہل بیت الفاطمہ۔ رویتہ الثعالیب والغرابیب فی انشاء المکاتیب۔ رسالہ

در بیعت مر تضوے

حرف الخار لمعجم

خانخانان دہلوی نامش عبدالرحیم پسر محمد پیرم خان خانخانان است بچہار و ہم صفر سال ہمد و شصت و چہار ہجری در لاہور متولد شدہ در قابلیت و استعداد

ممتاز و یکتا سے روزگار بود زبان فارسی و ہندی و سنسکرت اشعار نیکو سے گفت و اقعات
بابری از تصانیف دے است بعمر ہفتاد و دو سالگی در سال ہزار و سی و دو و ہجری
در وفات یافتہ در وہلی مدفن گشت

مولوی خادم احمد فرنگی محلی بن مولوی محمد حیدر بن مولوی محمد حسین کہ محفل و عقد و مسجد
فرنگی محل بر طریق آبا سے خود سے آراستہ و از وعظ و سے رونق فرنگی محل بود و بیعت از
پدر خود مولوی محمد حیدر مرحوم داشت سے گویند ہنگامیکہ مولوی امیر الدین علی اعیتھوی
بجمیعت اسلامی جہت مقابلہ ہیراگیان ہنومان گڑھی بسال ہفتاد و یکم بعد صد سے
دوازدهم کریمت ہستہ بود و سے ہم بشمول دیگر علماء سے زنجواہ حسب اشارہ نواب
نقی علی خان بفرمایش مولوی امیر الدین علی سابق الوصف لب کشادہ ہمدان زمان
بتاریخ دہم ذی الحجہ سال مذکور مولوی خادم احمد بعارضہ فرد آمدن رودہ بتلاش شدہ واقع
دوازدهم وقت خطہ طائر روح پر فوجش بعالم بالا پرواز نمود و منشی الطاف حسین منشی
خزانہ سلطانی تاریخ رحلتش سے البدیہ چین بسک نظم کشیدہ سے درین مقام سرای
قانی نہ کعبہ و نے کشتہ باشد نہ طفل باشد نہ پیر باشد نہ خوب باشد نہ زشت باشد نہ
نہ تخت باشد نہ تاج باشد نہ مملکت سے خارج باشد نہ ٹاندا میں بیچ قصر و ایوان نہ در نہ دیوار
خشت باشد نہ پست باشد نہ اوج باشد نہ بحر باشد نہ موج باشد نہ بماند البتہ
نام اکس ہر آنکہ نیکو شہت باشد بعین حسرت شدہ روانہ جو خادم احمد ازین زمانہ نہ
رقم رد الطاف بہر سالش الہی اور بہشت باشد فاعتر و یا اولی الابصار بہیبت
کہ در ہمان قرب زمان بگھٹو و مر زبان آن از دست انگشتیان چہا بر روسے کار ظہور
یافتہ تصانیفہ دور سالہ عربی و فارسی در بیان دائرہ ہندیہ۔ تعلیقات مفسرہ
بر شرح و قایہ۔ رسالہ حاصل و محصل متعلقہ فوائد ضیائیہ

مولوی خرم علی بھوری از مشاہیر فقہائے بہار شاگرد خاندان مولانا شاہ عبد الغنی
دہلوی پوز ہوارہ در قلع بدعت و احیائے سنت سے کوشید چنانچہ رسائل مؤلفہ
دسے ہران ولایت سے کتبہ سے رمتہ اللہ علیہ در سال دوازده صد و پنجاہ و

ہشت ہجری حسب الامر لو اب ذوالفقار بہادر کیس باندا ترجمہ در مختار شرح تنویر الابصار
 از کتاب النکاح بزبان اردو آغاز کردہ۔ ماہ رجب سن دوازدہ صد و ہفتاد و ہجری تا آخر
 کتاب ہائے تمام رسانید پس از ان ماہ نحر سال دوازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری
 ترجمہ کتاب الحج مکمل نموده از شروع کتاب تا باب الاذان ترجمہ نوشتہ بودند کہ ہمین
 سال داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ رہا کہ عالم بقا شد نہ بعد وفات شان
 مولوی محمد حسن نانوتوی حق تالیف ترجمہ مذکور از ورثہ مولوی خرم علی مرحوم خرید فرمودہ
 آنرا مکمل کردہ نامش غایۃ الاوطار بناوند کہ عددوی دوازدہ صد و شصت و چہار سے
 برآید کہ آن زمانہ در میان مشہلہ و مشہلہ ہجری است رسالہ منع قرأت فاتحہ خلفت الامام و ترجمہ
 مشارق الانوار و ادب البحرین و تھیوۃ المسلمین از وی او کارا نہ

امیر خسرو دہلوی خسرو شاہان نامدار و مراد مستوفان معرفت شعار جامع علوم ظاہر
 و باطن بود سے سلطان اشرف ہجری بان الفضل است نام شہر نیش ابوالحسن بن امیر
 سیف الدین محمود از امیر زادہ ہا سے ہزار ہ پنج بود در قصبہ موس آباد عرفت بیتالی تولد یافتہ
 اشعار آبدارش از چہار صد ہزار نامند و مشہور است کہ او نہ کتاب در سنگ انجم کشیدہ
 اتان جملہ تعلق نامہ و کتاب مستران السعیدین در بیان داستان ملاقات ناصر الدین
 بفرخان حاکم بنگالہ با پسرش سزالدین کیقبا و ہاوست شاہ دہلی است سے نسبت فنا
 سے اشیر بامرشد خود و مولانا شیخ نظام الدین او نیا قدم مرود داشت بعد شہشاہ از فوت
 پیر خود شب جمعہ ہیر دم شوال سال ہفتصد و بیست و پنج ہجری ہجرت حق بیوست
 پائین مرشد خود در دہلی مدنون گشت رحمۃ اللہ علیہ

مولانا خواجہ مانگیوری پیر مولانا حسام الدین مانگیوری دانشمند شہر متقی بود فقیر
 بسیارے کشید و تے نہ فاقہ شدہ بود کہ شخصہ پیش سے براسے استفعا آمد و پارکانہ زیر
 آرد سے زرد کور بجا پیش باز گردانید مردم خانہ عتاب گردند نماز شام رسید ملک
 عین الدین در مانگیور فرود آمد تا بود غاسے سے خوانداورد لفظے مشکل شد پیر سید در خوا
 نامے ہست گفت ز غدرم مولانا خواجہ اشمندا سے دست طلبیدہ کن فقط حاصل کردہ

ملک عین الدین ہمان قدر زک مستفتی آوردہ بود ہا زیادت جامہ و طعام پیش آورد و بعد ازانان
باہل خانہ گفت چون ہمت کرویم و مال مشکوک باز گردانیدیم خدا سے تعالیٰ مالاً از وجہ
حلال عطا کرد رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ محمد قنوجی بن عبدالرحمن قنوجی عالم عارف و سالک بود از سادات رسول و
اخلاق حمیدہ و فضائل شہیرہ داشت بحرین شریفین رفتہ و از مشایخ آن دیار مستفید
شدہ بقنوج مراجعت فرمود و تصانیف او کتابست در علم تصوف و سلوک موسوم
بہ ہدایۃ السالکین الی عراط رب العالمین و قنوج وفات یافتہ تاریخ فوتش معلوم نہ شد
خواجہ محمد دہلوی ابن زانا بہ الدین اسماعیل از اولاد دختر شیخ فرید الدین گنج شکر
ہست قدس سرہ جامع علوم و حاوی فنون بود در علم حکمت و موسیقی نیز کمائی داشت و
بکمال ذوق و شوق و عبادت موصوف بود و سے شیخ نظام الدین اولیاء اور نمازنامت
سے کرد از ملفوظات شیخ نظام الدین کتابے مسلمی ہا نوار المجلد جمع کردہ رحمتہ اللہ علیہ
مولانا خورشیدی کا پوری مرید خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود و شاگرد مولانا معین الدین
عمرانی و استاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی بود پیش از آمدن امیر تیمور گورکان از دہلی
بر آمدہ بکاپے متوطن شد و در ہماجا بسر برد قبرش بیرون شہر کاپے است -
خواجہ بہاری لاہوری فقیہ محدث مفسر واقف اسرار حقانی بود اولاً از مسکن خود
حاجی پور بکعبہ گودہ پور بہ نیت تحصیل آمدہ بخدمت شیخ جمال الاولیاء سے خواند سپس
بلاہور آمدہ بخدمت ملا محمد فاضل لاہوری دستار فضیلت بست و بجاہ وسے سکونت
اختیار کرد ہا لآخر مرید و خلیفہ حضرت میان میر گشت در سال ہزار و شصت ہجری
وفات یافتہ بلاہور مدفون گردید

شاہ خوب اللہ آبادی نامش محمد یحییٰ برادر زادہ و داماد و خلیفہ شیخ محمد افضل
آکہ آبادی بحر مواج علم شریعت و طریقت بود بجز سیریزدہ سالگی از تحصیل علوم متعارفہ
شراغ حاصل فرودہ موافق تربیت و تعلیم بی خود مدارج سلوک را طے کردہ ہم پہلو مشرف
خود بر آمد و بعد مرشد خود تمام عمیر امور خلافتش انجسام داد کتب و رسائل بسیار

تصنیف کردہ انما نجام القول الصحیح فی صلوٰۃ التسبیح و الکلام المفید فیما تعلق بالشیخ والمرید و الکلمات
المؤتلفہ فی المقاصد المختلفہ و بضاعتہ مزجاة و ما خذ الاختفا سے شان الصحابہ و اہل بیست
الامجاد و تشریحین الاوراق سے مخزق الطباق و خلاصۃ الاعمال و و فیات الاسلام
سہ منطقیات الانس ملا جامی و چہار مجلد مکتوب در انظار حقیقت تصوف مشہور و معروف
ادب شنب و دو شنبہ یا نہ ہم جمادی الاول سال یک ہزار و یک صد و چہل و چہار ہجری بخوار
رحمت حق آسودہ بجنب پیرو مرشد خود و آلہ آبا و سرفون گشت کان الشیخ قلب تارخ
رحلت اوست

حرف دال مہملہ

داتا گنج بخش لاہوری نام شریف علی مخدوم غزنوی است تجربہ نسب او با نام حسن
بن علی رضی اللہ عنہما نشی سے شو دانا اولیائے متقدمین جامع علوم ظاہر و باطن عابد زاہد متقی
منظر خوارق و کرامات حنفی المذہب بود علاوہ مرشد خود شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی
با دیگر مشایخ کبار مجتہد شیخ ابو القاسم گورگانی و ابو سعید دالونچہ و ابو القاسم قشیری محدث مجتہد
یافتہ فوائد کثیرہ حاصل کردہ و در محضر با شاہ مرشد خود از غنہ غنی بلا ہور آوردہ
ہنگامہ فضیلت و شجاعت گرم نمود و زبردت و تعلیم و شب بہ تلقین بسر سے شہرہ نمود
بسے علما و صلحا از اہل تربیت او بر خاستند انھما نیت بسیار از ویادگار اندانان بمسئلہ
کشف المحجوب شہرت دار و بساں چہار صد و شصت و پنج ہجری رحلت نمودہ و در
خاتقاہ خود بلا ہور نہ پیرترین آسودہ۔

ملا ویرزہ پشاوری جامع علوم ظاہری و باطنی مرید ذلیفہ سید علی خواص بود در دفع
زنا و کرم و ملاحظہ در فضیلت بغایت سے کہ غید و با کما مباحثہ کردہ بلکہ ساختہ خصوصت
با عیسے ملوگے و ہائید یہ محمد کہ خود را پیر و مشن نام نہادہ بود بخشا کردے کتاب
مخزن الاسلام بزبان پشتو تالیف نمودہ نا تمام ماند پسر شش ملا عبد الکرم اورا با کام رسانید
ہر قدر از تصنیف ملا ویرزہ است در ان علاوہ محاسن و مناقب مذکورہ احکام مشہور
شریف بسیار است و انچہ از تکمیل پسر شش عبد الکرم است در ان اکثر حقائق و معارف

مذکور شدہ و مخزن الاسلام لاؤڈ شری است اسمعیٰ بشرح کلمات باقیات مولانا دروینہ در
سال یکہزار و چہل و ہشت ہجری و نوات یافتہ

حافظ و ازپشاور می نامش محمد حسن واعظ ابن حافظ محمد صادق واعظ بن حافظ
محمد اشرف خوشالی پشاور می در فقہ و حدیث و اصول یگانہ روزگار از دو دمان علم و فضل بود
اکثر علوم از والدہ ماجدہ خود کہ عالمہ ذکا خلدہ بود تحصیل نموده بر مسند افادت و افاضت
متکلم شد و تمام عمر گرامی بدین طلب و تالیف کتب صرف کردہ منج الباری شرح فارسی
صحیح بخاری و تفسیر سورہ یوسف و تفسیر لغت و معراج نامہ و وفات نامہ و حاشیہ شرح قاضی
سبارک بر مسلم و حاشیہ تہمتہ اخوند یوسف و غیرہ رسائل و کتب از تصانیف اوست
بمہر شخصت و یک سالگی بحدود و از دہ صد و شخصت دستہ ہجری رحلت فرمود
بابا داؤد مشکوٰتی کشمیری از علماء نامدار کشمیر در فقہ و حدیث و تفسیر و حکمت و
معانی پیدہ داشت و حافظ مشکوٰۃ المصابیح بود بدین وجہ اورا مشکوٰۃ کے گفتند
علوم متداولہ بخدمت خواجہ حیدر چرخانی اکتساب کردہ و علم باطن پیش بابا فیض الدین
و خواجہ محمود نقشبندی حاصل نمود کتاب اسرار الاخبار در حالات سادات و درویشان کشمیر
اسرار الاشجار و منطق الطیر منظوم از تصانیف اوست در سال ہزار و دو و ہفت ہجری
ونوات یافت در کشمیر متصل عید گاہ مدفون گشت

مولوی سید ولد علی لکنوی مجتہد الشیعہ ابن مولوی معین الدین بن عبدالہادی
رضوی در سال یکہزار و یک صد و شخصت و شش بقصبہ جالیس یا نصیر آباد متولد شدہ و او
اولی کسی است کہ در اہل تشیع بہ ہندوستان دعویٰ اجتماد کردہ و جمعہ جماعت بدان
تہذیب بظہور آوردہ در مبادی احوال علوم عقلیہ را از فضیلت ہندوستان مثل سید غلام حسین
و کنی اکہ آبادی و مولوی حیدر علی و ندلا احمد اللہ سندریلی و مولوی باب اللہ شاگرد
ملا محمد اللہ سندریلی استفادہ نمودہ و بعد فرغ از عقلیات در کربلا سے معطل از آقا باشر
بہبانی و سید علی طاہر باقی اکتساب علوم فقہ و حدیث و اصول کرد و در مشہد مقدس
از سید مہدی بن سید ہدایت اللہ استفادہ و اجازت یافتہ بوطن مالوت رجوع نمود

و باقارہ و تعلیم مطالب مذہبی سے کوشید کتب ذیل از تصانیف ویند اساس الاصول۔
 مواظبات حسنة۔ شرح باب الصوم حدیقة المتقین مصنفه اخوند مجلسی۔ و شرح باب الزکوة
 از کتاب مذکور۔ و عماد الاسلام و ربیع مجلد کلان و شهاب ثاقب و صوارم الالهیات و
 حسام الاسلام و احیاء السنہ و رسالہ ذوالفقار و رسالہ غیبت و رسالہ جمعہ و حاشیہ بر شرح
 ہدایہ حکمت ملا صدر اوغنی الافکار و مسکن القلوب و رسالہ ذبیحہ و رسالہ اشارة الاحسان
 در عهد سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ او و در مقام لکھنؤ بشب نوزدہم رجب سن
 یک ہزار و دو صد و سی و پنج ہجری وفات یافتہ در مقبرہ حسنیہ واقع لکھنؤ مدفون شد تجاوزاً قند
 عن سیاتہ و در سال دو ازوہ صد و بست و ہفت ہجری مسجدی تعمیر فرمودہ شاعری
 تاریخ آن گفتہ و ہو ہذا **۵** دیر زہرا و دلدار علی بن کامل اندماجہار و اتقا بن ساخت چون سجد
 شدہ تاریخ آن ب مسجد اقصاے ثانی شد بنا پہ بالآخر صاحب الترمذیہ در عهد سلطنت
 غازی الدین حیدر بادشاہ او و در مقام لکھنؤ بشب نوزدہم رجب سن یک ہزار و دو صد و
 سی و پنج ہجری وفات یافتہ در مقبرہ حسنیہ مدفون شد

مولوی دین محمد سندیلی ابن وجہ الدین ابن شیخ عبدالسمیع قاضی زادہ سندیلہ
 و الشمندی محدث و مدرس بود توکل و تقوی شعار خود داشت در اوائل صدی سیزدہم
 جہان مناسے زایر و دہنود

حرف ذال معجم

مولوی ذاکر علی سندیلی ابن مولوی اکبر علی ابن مولوی محمد اللہ سندیلی شارح علم العلوم
 جوانے فارغ التحصیل بود از والد ماجد خود و نیز مولوسے حیدر علی سندیلی تربیت و تعلیم یافتہ
 بعالم جوانے ازین جہان فانی ہنگام غسل غدیر آبے کہ آن را ہندی تالاب گویند
 رو بروی والد خود غریق بحر شہادت گردید **۵** این نام سخت است کہ گویند جوان مرثیہ
 اسطر اللہ علیہ شایب الرحمة والنفسدان

حکیم ذکا خان ساکن اگرہ طیبہ حاوق در سلک ملازمان مادھوجی سیندھیادالی
 گوالیار نظام داشت در سن دو ازوہ صد و شہ ہجری وفات یافتہ قبرش اندرا حاطہ

درگاہ شاہ علاء الدین واقع اکبر آباد موجود است و آن را از سنگ مرمر ساختہ اند بیان تاریخ فوت و سقوفش است و ہو ہناسہ و کا خان عالم قانون حکمت بذکر و ادسے عقل کل بردست او بوسہ شب آدینہ و بستم ز شوال بذعزم کوچ زوزین کوچکہ کوسسہ خردگفت از سر افسوس تاریخ بذشد از دنیا میج وقت افسوس

حرف الراء والمہملہ

ساج ابن داؤد احمد آبادی نیم صفر ۱۱۸۰ ہجرت متصدد ہفتاد و یک در احمد آباد ولادت یافتہ صرف و نحو و منطق و عروض و غیرہ از محمد بن محمود مقری حنفی درس گرفتہ و علم معانی و بیان از مخدوم بن بیان الدین و علم ہیئت و کلام بخندت محمد بن تاج الحنفی اکتساب نمودہ و جملہ فنون تجریدہ کرد و طبع مائل بشعر داشت و اجازت الفیہ حدیث از سخاوی گرفتہ در سال ۱۱۸۰ ہجرت و چہار ہجری رحلت فرمود

رحمت اللہ سندی ادا کا بر علمای عالیین بود از سندہ بحدیثہ طیبہ اقامت گزیدہ در سال ۱۱۸۰ ہجرت و نو ہجری بمکہ معظمہ رحلت فرمود

حافظ رحمت اللہ آبدی اصلش از پنجاب است در صبی ہر دو چشمانش بعارضہ چپک بے بھر شدہ نہ چون بسن تمیز رسید قرآن مجید بانکہ زبانے یاد کرد کتب صرف و نحو از علمائے عصر زبانی خواندہ همچنین کتب اکثر علوم اناساتذہ وقت خواند بغایت ذکی الطبع و جید الحافظ بودے گویند کہ از شنیدن سہ کرت عبارت کتب درق و رق بیادے گرفت قاموس اللغہ در شش ماہ یاد کردہ کتب صحاح ستہ بزبان داشتہ در آلم آباد متاہل شدہ رخت اقامت انداختہ چہار و ہجرت رمضان المبارک سوز سہ شنبہ سال ۱۱۸۰ ہجرت و نو ہجرت ہجری ازین جہان رحلت فرمود رحمت اللہ علیہ

مولوی رحمت اللہ فرنگی بھلی پسر دم مولوی نور اللہ بن ملا محمد علی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا محمد سعد بن ملا قطب الدین سہالوی شاگرد علم خود ملا ظہور اللہ از تحصیل علوم در سہ فراغت یافتہ بمقام غازی پور زمانہ طسرح اقامت افگند و در سہ موسومہ چشمہ رحمت ترتیب دادہ تعلیم علوم متداولہ متعارفہ از معقولات و منقولات

بطلبہ میدا و خلقی از فیض و سہ کامیاب می شدند بتاریخ شانزدهم جمادی الاول سن سیزده
صد و پنجم ہجری بغازی پور رحلت فرمودہ مدفون گشت

شیخ رزق اللہ دہلوی عم کلان شیخ عبدالحق محدث دہلوی تخلص بمشائق مروی
فاضل و کامل و عارف از نوادر روزگار از مردم سلف یادگار جامع فضائل صورتی و
معمومی بود و طبع موزون در ہندی و فارسی داشت در سالہاے ہندی او بیستم آیین و
ہوت نرنجن پیش ارباب شوق و ذوق مقبول و مشہور اند تخلص او در ہندی راجن و در فارسی
مشائق در سال ہشتصد و نود و ہفت ہجری رحلت فرمود در مشائق حکم تاریخ وفات
او شیخ المحدثین دہلوی یافتہ رحمہما اللہ

مولوی رستم علی قنوجی ابن مولوی علی احمد قنوجی در سال یازدہ صد و پانزدہ ہجری
متولد شدہ از مختصرات تا مطولات کتب در سبب خدمت والد خود تحصیل کردہ بعد وفات
پدر فاقہ فراغ در سال یازدہ صد و چہل ہجری بخدمت ملا نظام الدین لکھنوی خواند بخند
اقادہ ما فاضلہ جانشین پدر گردید تفسیر صغیر کہ در ایجاز عبارت بجا لیلین ہمہوش است و
شرح منار و غایۃ اختصار از تصانیف شہیرہ اوست در سال یازدہ صد و
ہفتاد و ہشت ہجری رحلت فرمودہ

مولانا رشید الدین خان دہلوی از ارشد تلامذہ مولانا رفیع الدین دہلوی زہین
وقاد و طبع نقاد و در علم کلام کمالی وافر داشت شوکت علم سے بچو اب بارقہ ضعیفہ بمقدمہ
متعد و غیرہ رسائل در مذہب اہل تشیع از تصنیفاتش یادگارند در سال دوازده صد
چہل و نہ ہجری طائر وحش باوج علیین بیوا از کرد برداشتہ

مولوی رضا حسن خان کاکوروی ابن امیر حسن خان از مخدوم زادگان
کاکور است سیزدہم ذیقعدہ یوم پنجشنبہ سال دوازده صد و چہل و شش ہجری ولادت
یافتہ حاجی محمد سعید بغدادی چند قطعہ تاریخ ولادتش بزبان عسریب نظم نمودہ اتان جملہ
این است **شرف العصر** بود و غاق بدو مادہ ثانی معدن الخیر قد زمان الوجود داد و نہایت
دظنانت و مہی داشت بمر سیزدہ سالگی از تحصیل علوم متعارفہ فراغ یافتہ

خصوصاً دانشای عربی و فارسی نظام و نشا گوئی سبقت از اقران ربوده مشارالیه اہل کمال گشت مصنفاتش در بنگال مشہور و معروف اند بجز آن قصیدہ انموزج الکمال ہموزن و قافیہ قصیدہ بردہ در سال دوازده صد و شصت و چہار ہجری تصنیف فرمودہ چنانچہ بخاتمہ آن سے فرمایند **تم المدیح فقد ارجت موثناً اللہ ازل الایجاز و العظم** و شرح آن بدوازده صد و شصت و پنج ہجری نوشتہ در آن وقت نوزده سالہ بود دیگر مطارج الاذکیا و رحل غویصات علوم مختلفہ است و این ہر دو کتاب بظن مولف رسیدہ بحق کہ از ان لیاقت علمی مصنف ظاہرے شود آخر باقتضای کل نفس ذائقۃ الموت دین شہاب بلک بنگالہ سفر آخرت گزید رحمۃ اللہ علیہ

مولوی رضا علی خان بریلوی ابن محمد کاظم علی خان بن محمد اعظم شاہ ابن خمر سعادت یار خان بہادر اداجلہ علماء بریلی ملک دہلیکند و از عالمکہ افغانہ بریلک است بزرگان شان پیش سلاطین دہلی بر عمدہ اسے جلیلہ منصب شش ہزار سے سر نرازد و نماز بودند سے بسال بست و چہارم صدی سینر دہم ہجرت متولد شدہ بخدمت مولوی خلیل الرحمن مرحوم بمقام ٹونک تحصیل علم ورسی کردہ بعمر بست و سہ سالگی از کتاب علوم متداولہ فراغ یافتہ مشارالیه اماثل و اقران گشت خصوصاً در علم فقہ مہارستہ کامل داشت تذکیر پر تاثیر و سے مشہور و معروف است بالجملہ نیست کلام و سبقت سلام و زہد و قناعت و حلم و تواضع و تجربہ از خصائص و سے توان شمرد دوم جمادی الاول سال ہشتاد و دوم صدی سینر دہم ازین سر اسے بے بود رحلت فرمود رضی اللہ عنہ **بشیخ** باب سے موحده تازی و اسے ثقیلہ ہندیہ ہر دو مفتوح و یاسے تختانی ساکن و جیم فار سے موقوف گروسے از افغانہ اند کہ ایشان را روہیلہ نیز گویند

شاہ رضا لاہوری قادری شطاری از اکا بر علماء و کلمائے مشائخ لاہور صاحب فتوی دارشاد بود فتوحات ظاہر و باطن ہر انچہ ہر دیوسنہ در پنجاب کسی بپسر گشت بتاریخ دوازدهم جمادی الاول سال ہینر دہم از صد سے دوازدهم رحلت فرمودہ مرقدش بلاہور سے

شیخ رضا رفیق کشمیری ابن محمد بن مصطفیٰ رفیق کنیت وکے ابو حمزہ است بسال
دوازدہ صد و پنجاه ہجری متولد شدہ از پدر بزرگوار و امام وجد مادر سے خود شیخ نعمت اللہ
بن اشرف ٹوپیکو علوم تحصیل کردہ فقیہ و محدث و مفسر کثرت و مدرس علوم مذکور اشتغال
داشت و برہر کہ و مہ سبقت سلام سے کرد و از بس حلیم و رحیم و متواضع بود باہ شعبان سنین
دوازدہ صد و ہفتاد و شش ہجری رحلت فرمود

میرزا رضی الدین از علمائے کشمیر فاضل کامل و شجر بود بزبان تسلط مرزا حمید رہ محلہ قطب پورہ
مدرس مقرر شدہ با کثر علوم تالیفات جمیدہ دارد دختر وکے بمبالہ نکاح ملا فیروز زور آمد
مولو سے فقیر محمد لاہوری در حدائق حنفیہ مطبوعہ مطبع نو لکھنور ہنرمند، ۱۳۰۷ اولاً و فائز
در سن ہند و پنجاہ و شش ہجری نوشتہ باز بہمان صفحہ در ذیل ترجمہ میر موصوف
وفات او در سن ہند و شصت ہجری عمر سے فرمایند نہانم کہ صحیح کلام است و وجہ
مگر ترجمہ حقیقت بجز انیکہ بر مساعت قلم ناسخ معمول شود

مولوی رضی الدین ولد حبیب الدین قاضی کانپور کہ بزور رضا و تسلیم آراستہ بود
بحکم قضا در سال دوازدہ صد و شصت و دو ہجری در بلدہ کانپور اتہ دولت سراسے فنا
بدار القضا سے بقا شناخت مولانا محمد سلامت اللہ کشفی اوام اللہ بر کاتہ تاریخ وفاتش
چنین یافتہ ۱۵ سال بارغ شرف مولوی رضی الدین با قضا ہفتہ پنجا کیش چو آفتاب بروج پنجا
نہیر عقل چو سال وفات او جسم بہ زخمہ گفت بہن ہاے ہاے ہاے در لیلچ پنجا -

میر سید رفیع الدین محدث ساکن گاہ آہاے کرامش ہمہ علماء و صلحا بودہ اند و او نیز
دانشمند و محدث بود و بغایت چو دو سخاوت و خلق و لطف داشت و معقولات شاگرد
مولانا جمال الدین دقانی و در حدیث شاگرد شیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی الحافظ
المصری است و ہمیش از شیراز بود تولد او ہم در آنجا است در زمان سلطان سکندر بودی بدلی
تشریف آید و سلطان سکندر را در حق او اعتقاد عظیم پیدا شد وی باذن سلطان سکندر و دیگر
اقامت فرمود وفات او در سال ہند و پنجاہ و چہار ہجری شدہ قبرش در آنجا است
کہ خانہ او بود رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ دہلوی از اجلہ علماء وقت بود
مقدمہ العلم در سالہ ہودھن و کتاب التکلیل در سالہ دفع الباطل و اسرار الجنت و ترجمہ
قرآن مجید بزبان اردو تحت اللقبہ از تصانیف و سے ہستند گاہی شعریہ گفتی چنانچہ
غزل مولانا عبد الرحیم دہلوی را کہ در بیان ماہیہ نفس بجا اب غزل عربی شیخ رئیس بود
نمیس نموده بسال دوادودہ صد و چہل و نہ ہجری رحلت فرمودہ وقع اللہ در جاتہ فی الجنات
مولوی رفیع الدین مراد آبادی ابن فرید الدین علم حدیث بخدمت مولوی
خیر الدین سورنی شاگرد شیخ محمد حیات سہمی و نیز بخدمت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
حاصل نموده و با مولانا شاہ عبدالغفور دہلوی مجتہدہای تحقیق و تدقیق داشت مرید و شیخ
محمد غوث لاہوری بود و بحرین شریفین رفتہ بیچ زیارت مشرف شدہ و کتابے در حالات
حرمین شریفین تالیف کرد کتاب قصص الامال بذكر الحمال و المال و سلو الکلیب
بذكر الحیب و ترجمہ عین العلم و شرح اربعین نوے و کثر الحساب و تذکرۃ المشایخ
و کتاب الاذکار و تذکرۃ الملوک و شرح غنیۃ الطالبین و تاریخ افاغنه مشہور ترین از
مصنفات و ہند پانزوم ذی الحجہ سال دوادودہ صد و ہنزدہ ہجری در مراد آباد ہرض
استقامت یافت۔

مولوی روح اللہ لاہوری در سال یازدہ صد و ہفتاد و یک ہجری متولد شدہ
با کتاب علوم پرداخت و صرف و نحو و منطق و معانی و حدیث و تفسیر و اسنے نظیر خود
نداشت شاگرد رشید مولوی محمد سلیم لاہوری بود حکام عمدیے رنجیت سنگھ وغیرہ
اوب و سے بغایت سے کروندوران زمان کہ سورشس سکھان در لاہور ہدیہ غایت
رسیدہ بود اوسے کہ در لاہور آثار شرح جاری داشت فتوایے اونو و علمایے
عصر مقبول سے شد و ہیکہ مظلہ رفتہ بیستہ روز ماہ رمضان شریف قرآن مجید
حفظ کرد صاحب تصانیف بود و وقت مراجعت در معمورہ میں بسال دوادودہ صد و چہل و
ہجری دقات یافت۔

شاہ رؤف احمد مصطفی آبادی نقشبندی مجددی مصطفی آبادی برآمد حوالہ زاد

شاہ ابوسعید دہلوی فقیہ و محدث و مفسر بود کسب علوم ظاہر از مولانا شاہ عبدالعزیز کرد
 حشر کہ خلافت خاندان لقبندیہ از شاہ غلام علی یافتمہ در بھوپال مقیم شدہ تفسیر رؤسے
 ہزبان اردو تالیف نمود کہ آغاز آن در دوازده صدوسی و نہ و اختتام آن در دوازده صد
 چہل و ہشت ہجری بظہور ہو سستہ و نیز دارالمعارف در بیان ملفوظات مرشد
 خود و دیوان رانست در اشعار ہندی و فارسی از تصنیفات دوست و در اشعار رافت
 تخلص سے کرد از بھوپال بعزم زیارت بیت اللہ روانہ شدہ بسوار سے جہاز
 و رسال دوازده صدوسہ ہجری انتقال فرمود

حرف زائے محمد

مولانا شاہ زاہد بخاری احمد آبادی محدث و فقیہ حنفی المذہب مرید شاہ عالم
 گجراتی درس علوم سے داد تاریخ ششم شعبان سال ہشت صد و دوسہ ہجری وفات
 یافت وہ احمد آباد گجرات مدفون گشت

ملک زین الدین وزیر الدین ایٹان و وزیر اور گور علمائے کرام
 معد و نیستند گرازا سخیائے روزگار و صلوات است و محب العلم و العباد بودہ اس
 ذکر شان دین مختصر بمقتضائے المرح من احب یتمنا و تبرکاکر وہ سے آید
 ملک زین الدین از دکلاے خان جہان گرا زبئی اعلم سلطان سکندر لودی است
 توفیق بر خیرات و مبرات رفیق حالش بود و بطلاقہ صلاح و تقویٰ و عداستگاری اکثر شیوخ
 و علمائے وقت را با و بختی در جوئے بود سے ہوارہ تلاوت قرآن مجید بحالت قیام
 سے کرد علی ساختہ کہ تاسینہ سے بلند بود بران قرآن مجید سے نہاد و استادہ
 تلاوت سے کرد تمام متعلقان او از خدمتگاران و غیرہ از نصف اخیر شب بلا سے مسجد
 پر سے خاستند و تا وقت چاشت در منزل او جسر با شدت دست و زبان بوجہ
 شغل او را و غیرہ کار سے غی شد گویند کہ وی نا شبہ احمد بروح مطہر رسول اللہ صلعم
 مقدار چند من برنج قبول سے پختند بر ہر بزنجی سے کرت قل ہو اللہ احد خواندہ می دیدند
 و در ایام مولد آنحضرت صلعم ہر روز یک ہزار تنگہ زیادہ سے کروتا روز دوازده

دوازدہ ہزار تنگہ خرچ سے شد تمکہ بالتح و کاف عربی بمعنی قرص رنج خواہ اندر باشد
خواہ نقرہ یا مس و این مقررس ننگہ است

ملک زبرالدین بخدمت و ملازمت برادر کہ در گاہ و در سلطانی داشت اکتفا کردہ
روزگار بخدمت گذرانید و قریباً تیکہ در حوالی دہلی بودند ملکیت گرفتہ بعلم او صلحا و صوفیان
خوش سے گذرانید چون ہر دو ویرا در ان الزاماً ہر روز چہار شنبہ و عکاس شہادت خود
مے کردند چنان شد کہ ایشان سے خواستند یعنی زین الدین در سہ نصد و بیست و
شش ہجری مسوم و فات یافت و زبرالدین ہمراہ سلطان ابراہیم ابن سلطان سکندر
بودے در سن ہصد و سی و دو ہجری شہید شد قبر او جانب غربی حوض شمسی
واقع دہلی است

زین العابدین ہلوی عرف شیخ اوہن دہلوی جدادری شیخ عبدالحق محدث
و اثنین کامل متورع و متعبد و در قایت خشوع و انکسار و تادب و وقار بود بہمان وضع و
آداب کہ در میان مردمے بود درون خانہ نیز بودے و زبانش و ائمہ بزرگوار سے رفت
و حلیہ در قایت جمال و نورانیت داشت کہ الوار علم و تقویٰ از جبین وی للرج بود
اکثر احوال صائم بودے و در قہمہ احتیاط تمام داشتی سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر
بودے وے را بجاہت خویش خواند قبول نکرد وے مرید مولانا سہار الدین و شاگرد
مولانا عبد اللہ بنی است رحمۃ اللہ علیہم وفات او در سال ہصد و سی و چہار ہجری بنظر پیوستہ
قبرش جانب غربی حوض شمسی در دہلی است

شیخ زین الدین خواہے فخری تخلص فانی صدر مستقل ظہیر الدین محمد بابر شاہ بو نور
و اثنیندی موصوف بود او را مسجدیست در اگرہ و مدرسہ کہ آن طرف آب جون واقع شدہ و
صاحب کمالات صوری و معنوی و در عمارت و تاریخ و بدیہ گوئی و شعر و سائر جنویات
نظم و نثر و انشا بے عدیل زمان خود بودے گویند کہ مجلس اول کہ ہا بربا و شاہ را ملازمت
منوہہ پر سید کہ سن شہا چند باشد وے نے البدیہ گفت کہ قبل ازین بہ پنج سال
چہل سالہ بودم و حالاً چہل سالہ ام و بدو سال دیگر چہل سال تمام می شود از دست

قطعہ ہذا سے نم گریبان گیر شد سرد گریبان چون کشمیر شوقی دامنگیر آمد با بدمان چون کشمیر
اسے گریبانم ز شوق تار و دامن چاک چاک بنیے کو پا در دامن و سرد گریبان چون
کشمیر سے تاریخ نوشتہ مشتمل بر فتح ہندوستان و شرح غرائب آن و داد سخنوی
مولانا دادہ و فائز و جد و چنار گڑھ بسال شمعد و چیل رو دادہ در مدرسہ خود با گره
مدفون گشت

خواجہ زین الدین علی بتور کشمیری راینواری از علماء کشمیر شاگرد شیخ یعقوب
حرفی و ملا غمیس الدین بال و مرید شیخ حمزہ بود در او اساطیر بحرین شریفین رفتہ و شیخ ابن جبر علی
اجازت حدیث یافتہ بکشمیر واپس آمد و بتدریس علوم صرافت الاوقات بود بعد وفات
بجملہ راینوارہ کہ مسکن ویست مدفون گشت

مولوی زین الدین کشمیری ابن خواجہ عبداللطیف دانشمند کامل ذکی الطبع بود طبع
سوزون داشت اشعار فصیحی گفت در اکل حلال کمال محاط بود بعبسہ پنجاہ و دو سالگی
بسال یازدہ صد و پنجاہ و پنج ہجری وفات یافتہ بجملہ راینواری منحلالت کشمیر قریب خواجہ
زین الدین علی جد خود مدفون شد

حرف سین مہملہ

مولوی سخاوت علی عمری جوپوری ساکن قصبہ منڈیاہون مضاف جوپور کشمیر الدرس
والتذکیر کہ از ذات جامع صفات شان مرطوبہ علوم را فیضی عام بود و لا دست
ایشان در سن دو ازودہ صد و بست و شش ہجری وقوع یافتہ از مولوی قدرت علی
سردوسے و مولوی عبدالحی دہلوی و مولوی محمد اسمعیل دہلوی و مولوی احمد اللہ
آٹامی اکتساب علوم نقلیہ و عقلیہ فرمودہ بدرس و افادہ طلبہ ہمہ تن متوجہ بود و مسجد
جامع جوپور کہ از تعمیرات سلاطین شرقیہ است بقبضہ اہل تشیع مرکز بدعات شیعہ بود و
منمودہ در انجا مدرسہ ربانیہ قائم کرد و حال جاریست و نماز پنجاگانہ و جمعہ
سے شود و صد ہا کسان حافظ قرآن ازوے برآیند براسے چندے در باندا بہر نو اسب
ذوالفقار بہادر مرحوم مدرس مدرسہ آنجا بود مسودہ و اوراق دو کرت بہ حضرت ایشان

شرف یاب شد اول در مجلسی شہر بمکان اوستادی مولانا محمد شکور غفر اللہ لہ دوم در فتح پور
 بغرود گاہ مفتی محمد اسد اللہ مرحوم ذات پاکش مہربان بحال طلبہ یافتہ و سے حج بزیارت
 بیت اللہ الحرام مشرف شد بعد ازاں ششم شوال سال دوازدہ صد و ہفتاد و چہار ہجری
 جان بجان آفرین کفوف منودہ بچہ المعلی مدنون گشت القوم فی احادیث النبی الکریم
 در حدیث و رسالہ اسلام در منطق و رسالہ تقویٰ در روایات و عقائد نامہ اردو و رسالہ
 کلمات کفر و رسالہ اسرار فقر و جواب سوالات تسعہ از مولوی شیخ محمد مجلی شہری
 و رسالہ عرض نیک در مناظرہ شیعہ و رسالہ عرفان در اوقات و رسالہ تعداد لغات
 وغیرہ از تصانیف مشہورہ او ہستند جسے علمائے نامدار از زیر و امن تر میتش بر خاستند
 اناجملہ مولوی سید خواجہ احمد نصیر آبادی و مولوی کرامت علی جوہری و مولوی حبیب علی
 جوہری و مولوی محمد شریف جوہری و ملا غلام محمد جگدیس پوری اعظم گڑھی و مولوی
 شیخ محمد مجلی شہری و مولوی محمد یعقوب بہاری و مولوی شجاعت حسین و مولوی محمد
 غلام پوری و مولوی غلام جیلانی بایزید پوری غازی پوری و مولوی فیض اللہ سوس اعظم گڑھی
 و مولوی رحیم اللہ ساکن ضلع بستی مشہور اندوہی راجع تعالیٰ چہار فرزند ارجمند عطا فرمودہ یکے
 مولوی محمد دوم مولوی حکیم محمد بنید سوم مولوی محمد شبلی چہارم مولوی حافظ ابوالخیر محمد علی
 ذکر این چہار بہ محل خود خواہد آمد انشاء اللہ تعالیٰ

مولوی سراج الحق بدایونی ابن مولوی فیض محمد بدایونی اند عالم کامل و فاضل مکمل
 ذہن نقاد و طبع و قادر و اند ولادت شان در سال دوازدہ صد و چہل و شش ہجری
 بمنصہ وجود جلوه ظہور افگند اظہار الحق نام تاریخی او شان است اکثر کتب مروجہ پیش
 والد ماجد خود گذرانیدہ و تکمیل تحصیل بخدمت خاں خود مولوی نور احمد بدایونی نمودند
 و شرف بیعت از مولوی شاہ فضل رسول بدایونی یافتہ با فاضلہ و اقا و ہمہ تن متوجہ
 ہستند درین جزو زمان کہ علم در کتاب و علماء در گوراند ذات شریفش را از عقنات
 توان شمرد رسالہ سراج الحکیمہ در فلسفہ و شرح رسائل معیبات بہاء الدین علی
 و شرح میزان منطق و حاشیہ بر کتاب معتقد شتقد و رسائل طبیعہ و دیوان عربی

تذکرہ

وفارسی از تصانیف شان مطرح الظار علماء وقت اند سلمہ اللہ والبقاہ ورفقاہ اس کے ماہنامہ
 حکیم سراج الدین شاہ جہان آبادی از شاہیر اہلبائے شاہ جہان آبادی
 زمانہ بود در تصانیف و کتابت شہرتے داشت چنانچہ دین و انتخاب ہر الکلام و مسلم رموز
 عقل افزا و حکمت ایمانی و سراج منیر و سراج ہدایت و لب لباب غنوی مولانا شیخ
 دوستور العمل علماء متقدمین و عقلاے سابقین و مجموعہ گل وریا حیدر قانوی و علاج

از تالیف اوست

سراج الدین علی خان اکبر آبادی آردو تخلص محقق زبان فارسی چنانچہ ہدایت و
 تذکرہ شعراء موسوم بجمع النفایس و تہذیب الغافلین متضمن خوردہ گیری شیخ علی حزین گماہ فضل
 اوست علاوہ فارسی و ریختہ گوئی ہم کماے داشت بروقت برہادے و پہلے
 حسب الاشارہ نواب سالار جنگ بہ کنوڑ رفتہ ہما نجاہ سال یادہ صد و شصت و نہ
 ہجری وفات یافت

مولوی سید سرفراز علی سندیلی ولد میر محفوظ علی ولد میر محمد صالح کہ سلسلہ نسبتش
 بہ سید ناموسی کاظم رضی اللہ عنہ میر سردور سال دو از وہ صدوسی و شش ہجری ولادت
 یافتہ خدمت علماء زمانہ خود اکتساب علوم مروجہ متداولہ نمودہ فراغ حاصل کرد اور اجازت
 تعلم تا حال اشتغال بہ تعلیم طلبہ دارمرد و خلیفہ مجاز شاہ غلام رسول کانپوری رحمۃ اللہ علیہ
 اند سلمہ اللہ والبقاہ

شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی لاہوری از شاگردان رشید شیخ اسحاق بن کا کو
 لاہوریت خود را بنی اسرائیلی می گفت اطوار مختلف داشت ابتدا اشترع بود بہ یکبار ترک
 تقیہ نمودہ مرتکب جمیع نوای شدہ با مطربہ تعلق پیدا کردہ بارش سفید در بازار
 مے گذشت ۵۰ دین پیش گرچہ خلق گرفتاری را سابق بہ عشق آمد و مانند نشاے
 ناسبق بنام و مہ خاکپای اور از بس حسن عقیدہ بجای تو تیاے کشیدند و عقیدہ ولایت باو
 داشتند و در ان حالت در عین نخاس درس مے گفت و از اسباب جمعیت ہرچہ
 داشت در عشق آن نگار در باخت شبے باو شہاب مے خورد کہ جمعے از مختسبان با اتفاق

طلبہ کہ نسبت تلمذ باو داشتند هجوم نموده بکشت اصلاح حال او از راه دیوار بخانه او در آمدند و
 آلات ملا ہے و مناسبے شکستہ خوانستند کہ او را تعزیر نمایند همان سخن را بزبان آورد کہ
 بہ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین عمرؓ گفتہ بودند کہ اگر مالک نام شروع کردہ ایم شما سہ نام شروع
 را از کتاب نموده اید پس شما تعزیر سزاوار ترید کہ بہ تجسس بے اذن از راه دیوار سرزدہ
 درین خانہ در آمدید آن جماعہ منفعلم فمجل شدہ بازگشتند بعد از آن کوفیق توبہ نصوص یافتہ
 و کتاب احیاء العلوم را دستور خود ساختہ پیوستہ بیادت و ریاضت سے گذراندند
 تصانیف بسیار مفید و عالی نوشتہ آزان جملہ شرح بر جواهر القرآن مصنف
 امام غزالی است جلال الدین محمد اکبر بادشاہ اورا بجلوت طلبیدہ پرسیدند کہ از کدام قومے
 گفت از جماعہ نویسندہا کہ ایشان را بزبان ہندی کاہستہ سے گویند بادشاہ را این بے
 کلفی او بسیار خوش آمد صحبتی ممتدہ ہی داشتند او ہرگز سائل را محروم نگذاشتہ باوجود آنکہ از
 اسباب تجارت و زراعت فارغ بودہ و مدومعاش از جانب بادشاہ ہم داشت معلوم
 ہیچکس نمی شد کہ آن ہمہ صرف و بذل و ایثار از کجا بود و خلائیق درین امر حیران بودند بعد از آنکہ
 بسن ہشتاد سالگی کم و بیش رسیدہ ازین سزای مجازی در گذشت و اصراط و اکابر
 بہ تشییع جنازہ او تجاوز از اداوت رفتہ نعش پاک را بہ تبرک پر سر و دوش سے گرفتند

کہ جای نہادن قدم نبود التائب من الذنب لمن لاؤنب له

شیخ سعد اللہ کندوری فراز لکھنوی ابن شیخ سماء الدین لکھنوی جامع بود بجمع علوم
 نقلی و رسمی و حقیقی سلطت و شوکت ظاہر و باطن داشت و از اخصیای شاکر و بیدل ایثار
 مشہور بود از بسکہ طعام وافر بر فقرا و محتاجان ایثار سے کرد و سے را کند و سے فراز
 گفتند سے و از زبان فیض ترجمان مخدوم شیخ قیام الدین بلقب شیخ الاسلام گشت
 ارادت و خلافت خاندان چشت از والد ماجد خود یافتہ و طرفہ سہروردیہ از سید اجل
 جو نیوری گرفتہ اورا ہشت پسران بودند بدیع الدین - شہید الدین -
 شیخ بڑی - شیخ جہانگیر - امین الدین - سعد الدین - فخر الدین - رکن الدین -
 صفات و بزرگی وی تجاوز از حد اصحاب است بر غے اذان شیخ رحمت اللہ لکھنوی

در تذکرہ الاصفیاء تحریر کرده این مختصر گنجائش آن ندارد با بجملة وفاتش بسبت و سوم ربیع الثانی سن هشت صد و بسبت و نهم هجری واقع شده پائین پدر خود به کنوین گشت شیخ رحمت الله مولف تذکرہ الاصفیاء در کلمہ رحمة الله علیه تاریخ فوتش یافته کند و رسد
 بالفتح ذوال مہلہ مضموم سفرد و دستار خوان

شیخ سعد اللہ بیالوی در علم نحو نظیر خود نداشت سائنا لہما و ملاذ طلبہ علم و اہل سلوک و صاحب الدہر بود از شیر و گیاه و میوہا سے بیابانی انظار کے کرد از صغیر سن با اسادت شیخ محمد غوث ہر دوش نہادہ آخر الامر حیرت برد غالب آندہ سکوت و زید و در تجسہ سہالی عولت گزید کہ فرزندان را ہم بخود ماہ کے داد تا در سال ہشت صد و ہشتاد و نہ ہجری ازین جہان در گذشت و بجا نقاب ہے کہ در بیانہ تعمیر کردہ بودید لون گشت بر و اللہ شجاع
 بیانہ بر وزن بہانہ قصبہ ایستت قریب بچرت پور

حافظ سید سعد اللہ بلگرامی فاضل بی بی عدیل عالم عدیم اشیل شاگرد ملا عبدالرحیم صاحب مراد آباد شاگرد ملا عبدالحکیم سیالکوٹی و رسالہ یک ہزار و یک صد و بیادہ ہجری وفات یافت مولانا سعد اللہ سلوٹی ابن عبد الشکور سید شیخ پیر محمد سلوٹی و صغیر سن بانک زمسنی از تحصیل علوم فراغ یافتہ بر سند درس و تعنیف جلوہ افروز شد و بزیارت حرم شریفین قاز گشت و در مکہ معظمہ تا دوازده سال قیام فرمود اہل حرمین شریفین بدو عقابوی ماسخ داشتند شیخ عبداللہ بصری مکی صاحب ضیاء الساری شرح صحیح بخاری سے بطریقہ قادریہ مرید او گردید مخدوم ہاشمی سندھی انار شد تلامذہ اوست مولانا سعد اللہ از مکہ معظمہ معاودت کردہ بہ بندر سورت رخت اقامت انداخت و مرجع خلائق شد شرح ہایتہ الحکمہ در سالہ کشف الحق و شرح مشنوی مولانا دروم و رسالہ تحفہ الرسول از تالیفاتش یادگار اند بتاریخ بسبت و ہفتم جمادی الاول سال یک ہزار و یکصد و ہفت ہجری بہ بندر سورت وفات یافتہ ہما بخا بد فون گشت علیہ الرحمۃ العفرین و می براد و فون عبد العلی و عبد الولی بودند پیر ثانی در کمالات علمی ثانی پدر بود غسزلت تخلص می کرد
 مولوی محمد صادق ٹھٹھوی شاگرد اوست

مولوی مفتی سعد اللہ مراد آبادی ولادت شریف اور سال ہزار و دو صد و
 وزوہ ہجری وقوع یافتہ کہ تاریخش از لفظ ظہور حق و بیدار نجات بر سے آید و اوائل بسن صبی
 از کتب فارسیہ ضروریہ فراغت یافت من بعد شوق طالب علمی در سرافتاد برام پور
 رفتہ شروع در صرف و نحو نمود پس ازان بمقام نجیب آباد شرح جامی وغیرہ از
 مولوے عبدالرحمن قستانے خواندہ استعدادے تام بہر سانیدہ بہلی تشریف آوردہ
 بر آخوند شیر محمد ولایتی و مولوے محمد حیات پنجابی و مفتی محمد صدر الدین خان صدر الصدور
 از کتب درسیہ تحصیل کردہ در سال ہزار و دو صد و چہل و سہ ہجری بہ لکھنؤ وارد شدہ
 از مولوے محمد اشرف لکھنوی و مولوی محمد اسمعیل مراد آبادی و میرزا حسن علی محدث و
 مفتی ظہور اللہ لکھنوی فرنگی علی رجوع آوردہ بعد فراغ علمی و ازدواج خود اولاً بعدہ
 مدسی مدرسہ شاہی و ثانیاً بتالیف بعض مجلدات تاج اللغات ترجمہ قاموس ثالثاً
 بعدہ افتاے پھر سی کو توالی تادمت بست و نہ سال مامور ماندہ مدین ایام
 بسفر حج بیت الحرام توفیق یافتہ از شیخ جمال بکی سند جدید علم حدیث گرفتہ بلکہ
 مراجعت فرمودہ بانفراہ عمدہ افتا معرفت شد بعد غزل واجد علی شاہ حسب طلب
 نواب یوسف علی خان کہ تلمیذوے بود بر امپور رسیدہ خدمت قضا و افتا و مرفوعہ
 وغیرہ بدو تفویض یافت و تا عمد نواب کلب علی خان رئیس رامپور بدستور بعدہ
 مفوضہ مامور بود واقع چہار و ہم بر رمضان روز یکشنبہ سال ہزار و دو صد و نو و چہار ہجری
 بمقام رامپور واسے اجل را البیک گفتہ رحلت فرمود و ہما نجا مدنون گشت طالب اللہ
 شاہ دو فرزند از جنہد مسلمان لطف اللہ و بشارت اللہ عقب خود گذاشت ہر دو
 بر امپور قیام پذیر اند حکیم لطف اللہ در تاریخش چند اشعار عربیے گفتہ مقلع آن کہ
 شامل ماہہ تاریخ است اینست ۵ فان اللطف خضت تاریخاہ سنی موثرہ و با افتا
 قبوہ الجیل یا بشری بد قیل مشواہ طالب طیب شاہ بد مولوے محمد علی تاریخش چنین گفتہ
 ۵ تاریخ وفات گفت یحییٰ بد گنجینہ علم و فضل صدآہ بد مسودہ اوراق در سکتہ
 بمقام لکھنؤ کتبت طلب علم در انجا وار و بود صاحب ترجمہ را دید خشک

مراج یافت و با اصاغرم توجہی سے نمونہ تصانیف رائقہ او کتب ذریل یا و گاراند مفید
 الطلاب نے خاصیات الابواب القول افضل نے ہمزہ الوصل عقود الاجیبہ و
 نے مجہول اختار و انقاد نوادر الاصول نے شرح الفصول در علم صرف غایۃ البیان نے
 تحقیق السبحان - رسالہ ترکیب بسم اللہ و نحو خلاصۃ النوادر نوادر البیان نے علم القرآن
 رسالہ منہ نے وجود الغنہ در قرأت - القول المانوس نے صفات القاموس -
 نور الصباح نے اغلاط الصراح ترجمہ بعض مجلدات قاموس در علم لغت ترجمہ فقہ اکبر و
 رعیت نامہ امام ابو حنیفہ و ترجمہ حقیقتہ الاسلام و ہدایۃ النور فیما يتعلق بالانظار
 والشعور - و نادر السبیل الی دار الخلیل و حواشی بالابد منہ و رسالہ طر متخلل در دینیات -
 حاشیہ بر شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی و شرح حنا بطۃ التہذیب و شرح خطبہ قطبی -
 در منطق - رسالہ قوس قزح و رسالہ تناسخ و رسالہ تحقیق علم واجب در حکمت و
 رسالہ سبع عرض شعیرہ موسومہ مفید البصیرہ در حساب - حاشیہ بر شرح مخمینے در ریاضت -
 رسالہ تشبیہ و استعارہ در علم بیان رسالہ عرض باقافیہ و میزان الافکار شرح معیار الاشعا
 و تصنیفہ لامیہ فارسیہ و غیرہ

شیخ سعد الدین لکھنوی بن شیخ الاسلام شیخ سعد اللہ کندوری فزا لکھنوی جامع ہدیہ بیان
 علم ظاہر و باطن و ملام بدرس و افادہ علوم دینیہ اشتغال داشت و در مدرسہ و سی طلبہ
 مستعد رجوع سے کردند طبع شریفش بآئیل بشعور و تخلص او سعدی است از تالیفات
 فکر دست ۵ چو داری سوئے چون قل ہوا متدہ خطی در کش بگرد ماسوی اللہ بن ولہ
 چون دوست موافق است سعدی بہ سهل است ہمای ہر دو عالم بن ولہ گرتہ بر عیوب
 کس کنی بن خندہ بر عیب دیگران چہ زنی بہ بست و نہم جمادی الاول سال شست صد و ہشتاد
 و یک ہجری رحلت بدار البقا فرمودہ اعداد مخدوم قطب الاولیاء موافق سال و فائش اند
شیخ سعد الدین خیر آبادی پدرش قاضی خیر آباد بود شیخ اولاً از حفظ قرآن مجید فراغ
 نمودہ بجلقہ تلمذ مولانا اعظم لکھنوی در آمد تکمیل تحصیل علوم کردہ مرید شیخ مینا لکھنوی گشت
 بعد وفات پیر خود بخر آباد وطن بالوف خود رفتہ بدرس و ارشاد صارت الاوقات ماند

تاکہ در سال ہشت صد و ہشتاد و دو ہجری وفات یافت شرح مصباح و شرح کافیہ
و شرح جامی و بزودی و شرح رسالہ لکیمیہ بمجمع السلوک کہ بسی از ملفوظات و حالات
شیخ پیدا دردی درج کرده از دست قبت سرش در خیر آباد است یزار و تیرک بہ۔
ملا سعد الدین دہلوی کنیتش بود لفظناہل بود شرح کنزالذائق و متار از عمدہ
تصانیف است در سن ہفت صد و نو و یک ہجری بخوار رحمت ایزدی پیوست
طاب شراہ و محل الجنۃ مشواہ

مولوی سعد الدین صادق دہلوی ابن مولوی امان اللہ شہید بسال یازدہ
صد و بیست و ہفت ہجری متولد شدہ از والد ماجد خود علوم تحصیل کردہ بر سند اسنادہ
ممکن گشت و در اکثر مباحثات پر مواہین غالب مے آمد تاریخ بست و سوم ذی الحجہ
سال یازدہ صد و پنجاہ و یک ہجری وفات یافتہ و قریب برفن والد خود مدفون گردید
مولانا سعید محمد گندمی اعلم العلاب روزگار بودہ اکتساب علوم از ملا احمد جندو
ملا محمود سرخ و ملا خصام الدین ابابکر نمودہ در سال ہنصد و شصت و شش ہجری بہ
ہندوستان آمد و ملا رحمت اکبر بادشاہ ممتاز شدہ کیفیت درویشی و انکسار غالب
داشت خوش طبع و فصیح و بلیغ و شفیق بر تلامذہ بود صحبت او بادشاہ ناخوش مے آمد
در سال ہنصد و ہفتاد ہجری بخوار رحمت ایزدی پیوست

مولوی سلام اللہ محدث رام پوری بن شیخ الاسلام بن حافظ فخر الدین انا و اولاد
انجا و شیخ عبد الحق محدث دہلوی فقیہ و محدث و مفسر و علوم متداولہ از والد ماجد خود شیخ
الاسلام مصنف شرح فارسی صحیح بخاری و رسالہ طرد الاویہام عن اثر الامام المسلمام
و کشف الغطاء عماد المؤمنین الاحیاء حاصل کرد و سند اجازت حدیث و غیرہ یافت
جدا مجد او حافظ فخر الدین نیز علامہ عصر بود از تصانیف حافظ مذکور شرح فارس سے
صحیح مسلم و شرح فارسی عین العلم و شرح حصن حصین یادگار روزگار اند با جملہ صاحب ترجمہ
بعد اکتساب علوم بخوار اسلاف خود بر سند افادت و افاضت ممکن بودہ در نشر علوم
مے کوشید بجاہ جمادی الثانی وقت شام سال و وار دہ صد و بیست و نہ و بقوے